ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

تحقیقی خاکہ کے مختلف عناصر کتب تحقیق کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

AN ANALYTICAL STUDY OF THE VARIOUS ELEMENTS OF A RESEARCH SYNOPSIS IN THE LIGHT OF RESEARCH LITERATURE

Hafiza Aticka Aslam
M.Phil Scholar,Lahore College For Women University:
atickaaslam@gmail.com
Tazeem Younas
M.Phil Scholar,Lahore College For Women University:
tazeemyounas@gmail.com

ABSTRACT

Success in every field of life depends heavily upon proper planning and a well-defined structure. Research is no exception to this fundamental principle. A research synopsis serves as a structured framework and academic blueprint that guides the researcher throughout the entire research process. Often referred to by synonyms such as a research proposal, thesis prospectus, research framework, or project outline, a synopsis is formally defined as a concise, structured document that outlines the core plan, rationale, and methodology of a proposed study. This comprehensive assignment discusses the concept, significance, and essential components of a research synopsis. It thoroughly explains the step-by-step process of selecting a suitable research topic, formulating precise research questions, defining clear objectives, developing testable hypotheses, and choosing an appropriate research methodology. A well-prepared synopsis not only provides clear direction to the researcher but also ensures coherence, clarity, and high academic quality in the final research work. This assignment ultimately concludes that a research synopsis is a fundamental, indispensable step in conducting effective, structured, and meaningful research.

Keywords: Research Synopsis, Research Proposal, Research Planning, Research Methodology, Topic Selection, Research Questions, Research Objectives, Hypothesis, Literature Review, Bibliography.

تحقیقی عمل کا اولین قدم موضوع کا انتخاب ہے، پھر خاکہ تحقیق مرتب کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق تحقیق مکمل کر کے مقالہ کی صورت میں پیش کی جاتی ہے۔ ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے محقق طلبہ و طالبات کے لئے ضروری ہے کہ وہ موضوع کے انتخاب، خاکہ تحقیق کی تیاری اور بعد ازاں تحقیقی مقالہ کو آخری شکل دیتے وقت یونیورسٹی کے متعین کردہ طریق کار کا خیال رکھیں۔ اس طریق کار کے اہم نکات ذیل کے صفحات میں دیے جا رہے ہیں۔[1].

موضوع تحقیق کا انتخاب :

تحقیق کے ذریعے یا تو نئے حقائق دریافت کئے جاتے ہیں یا موجود حقائق کی ایسی نئی تعبیر پیش کی جاتی جس سے انسانی علم میں معتدبہ اضافہ ہو۔ اس لیے ایسا موضوع منتخب کریں جو نیا ہو۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ اس موضوع پر کافی مواد دستیاب ہو اور اس مواد تک رسائی بھی ممکن ہو۔ موضوع زیادہ وسیع اور بہت عمومی بھی نہ ہو کہ اس پر تحقیق مکمل نہ کی جا سکے۔

موضوع کا عنوان منتخب کرتے وقت اختصار اور جامعیت کا خیال رکھیں۔ مثلاً پاکستان میں شرعی حدود کے نفاذ اور اس ضمن میں حائل مشکلات اور ان کے حل کو موضوع بنانا ہو تو اس کے لیے "پاکستان میں شرعی حدود کے نفاذ کی صورتحال اور اس ضمن میں حائل مشکلات اور ان کے حل کا تحقیقی مطالعہ" کی بجائے "پاکستان میں شرعی حدود کا نفاذ: صورتحال، مسائل اور حل" عنوان بنائیں۔[2]

[1] محبوب الرحمن،محی الدین ہاشمی،اصول تحقیق،ص:٢٦

تحقیقی عمل میں سب سے اہم اور مرکزی نقطہ موضوع کا انتخاب ہے۔اگر صحیح طور پر موضوع کا انتخاب ہو جائے تو گویا آدھا کام ہو گیا۔فن تحقیق کے ماہرین نے اس انتخابی عمل میں ایک محقق کے لئے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری قرار دیا ہے:

۱ : موضوع صاف اور واضح ہو اور اس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔

۲ : طالب علم موضوع پر کافی عبور رکھتا ہے اور موضوع کی تعریف اور تشریح و توضیح بخوبی طور پر کر سکتا ہو۔

۳ : موضوع اتنا پھیلا ہوا نہ ہو کہ اس پر قابو نہ پایا جا سکے۔

۴ : ابتدائی طور پر تحقیق کر کے اچھی طرح سے یہ دیکھ لیا جائے کہ موضوع پر وافر مقدار میں مواد موجود ہے یا کہ نہیں؟

۵ : کسی ایسے موضوع پر کام نہیں کرنا چاہیے جس پر بنیادی مواد ہی دستیاب نہ ہو۔

۶ : موضوع ہمیشہ نیا ہونا چاہیے، پرانے موضوعات کو دہرانا بے سود ہے۔

۷ : محقق میں تحقیق کا ذوق و شوق ہو اور جس مسئلہ (موضوع) پر وہ کام کر رہا ہے، اس کے ساتھ اس کی دلچسپی ہو۔

۸ : محقق کا ذہن بالکل غیر جانبدار ہو۔اس میں کسی قسم کا ہلکا سا تعصب یا جانبداری کا رویہ نہ ہو کیونکہ یہ دونوں باتیں تحقیق کے لیے زہر قاتل ہیں۔

۹ : مسئلے (موضوع) کے انتخاب میں محقق کا رویہ معروضی ہونا چاہیے۔وہ پہلے سے کوئی نقطہ نظر لے کر نہ چلے بلکہ حقائق کی مدد سے کسی مسئلے کا تعین کرے۔

۱۰ : محقق نے تحقیق کے لیے جو مسئلہ منتخب کیا ہے۔اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے جس فنی مہارت، قابلیت اور استعداد کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ محقق میں ضرور موجود ہونی چاہیے۔

۱۱ : موضوع ایسا ہو کہ اشاعت کے بعد خاص و عام دونوں نوعیت کے قارئین کی اس میں دلچسپی ہو۔

۱۲ : جن شخصیتوں یا موضوعات پر بے خوفی سے نہ لکھا جائے، ان کو نہیں لینا چاہیے۔

۱۳ : کسی زندہ شخص پر کسی مصلحت یا مفاد کی خاطر تحقیقی کام نہیں کرنا چاہیے۔

۱۴ : ایسا موضوع نہیں لینا چاہیے جس کے بارے میں خاصا امکان ہو کہ بعد میں دلچسپی بر قرار نہیں رہ سکے گی [1]۔

خاکہ تحقیق کا مفہوم:

لغوی معنی:

خاکہ اردو زبان کا لفظ ہے اور فارسی سے ماخوذ ہے۔اس کے لغوی معنی "تصویر کا مسودہ، ڈھانچہ یا نقشہ" وغیرہ ہیں۔گویا کہ خاکہ جس کو عربی میں "خطہ" اور انگلش میں "***Synopsis***" کہتے ہیں۔وہ ابتدائی نقشہ ہے جس پر تحقیق کی عمارت قائم کی جاتی ہے۔اس میں موضوع کا تعارف، مفروضہ و فرضیہ، تحقیق کا بنیادی سوال، دائرہ پس منظر اور مقصد شامل ہوتا ہے۔خاکے میں ابواب کی تنظیم اس طرح ہوتی ہے جس سے ربط و تسلسل کا پتہ چل سکے۔اس کی بنیاد منطقی غور و فکر پر ہوتی ہے۔خاکے کے آخر میں اختتامیہ اور ماخذ کی عارضی فہرست شامل ہوتی ہے۔[2]

ڈاکٹر گیان چند کے مطابق:

خاکہ ترجمہ ہے انگریزی اصطلاح *Synopsis* کا۔اس لفظ کے لغوی معنی **ایک ساتھ نظر ڈالنا** ہیں۔*Syn* بمعنی ایک ساتھ *Opsis* معنی دیکھنا۔عینک سے متعلق لفظ *Optical* اور *Opsis* ایک ہی مادے کے مشتقات ہیں۔تحقیقی مقالوں سے ہٹ کر سناپس کے معنی تلخیص کے ہیں۔میرا خیال ہے ہندوستان یونیورسٹیوں ہی میں تحقیقی مقالے کے خلاصے کو سناپس کہا جاتا ہے۔مغرب میں اسے *Out.line* کہتے ہیں۔تحقیقی مقالے میں اسے اصطلاحاً فہرست ابواب کے معنی میں لیا جاتا ہے۔نہ اس سے کچھ کم نہ اس سے کچھ زیادہ۔[3]

اصطلاحی معنی:

ڈاکٹر گیان چند زندگی میں پیش آنے والی مثالوں کے ذریعے خاکہ کا مفہوم لکھتے ہیں کہ

[1] عبدالحمید خان عباسی،اصول تحقیق،ص:۱۲۱

[2] ڈاکٹر باقر خاکوانی،اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۳۷

[3] تحقیق کا فن،ص۱۰۶

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مکان بنانے سے پہلے کاغذ پر اس کا جو نقشہ بنایا جاتا ہے اور جس سے بلو پرنٹ کہتے ہیں مکال کا خاکہ بالکل وہی چیز ہے کوئی بتراش کسی چٹان میں سے مورتی تراشنے سے پہلے ذہن میں اس کی تصویر قائم کرتا ہے شاید کاغذ پر بھی بنالیتا ہو یہ اس بت کا خاکہ ہے کوئی شخص ایک مکان چھوڑ کر دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے تو شروع میں پورا سامان گھر میں فرش پر بکھیر دیتا ہے پھر وہ ذہن میں طے کرتا ہے کہ کون سی چیز کس کمرے میں کس جگہ کس الماری میں رکھی جائے گی اس کا یہ ذہنی فیصلہ اس کی ترتیب سامان کا خاکہ ہے پھر وہ ڈاکٹر اندلیب شادانی کا حوالہ دیتے ہیں:

خاکہ بنانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے بعد ذہنی طور پر مقالے کی ہیئت متعین ہو جاتی ہے اس نقشے پر عمارت بنانا آسان ہو جاتی ہے۔[1]

خاکے کے اس مفہوم کی مزید وضاحت کے لیے گیان چند انگریزی کے مصنف اے۔جے۔راتھ کی خاکے کے متعلق رائے کا ذکر کرتے ہیں:

An outline is simply an orderly plan in writing , of division and arrangement and ideas. Its principal function is to indicate the relationship of ideas to each other.[2]

یعنی خاکہ مختلف تصورات کی تقسیم، ترتیب اور باہمی رشتے کا نام ہے، خاکے کی یہ بہت مناسب تعریف ہے-کتاب ہی میں نہیں زندگی کے ہر شعبے میں کام سے پہلے جو منصوبہ بنایا جائے گا وہی اس کا خاکہ ہے۔

ڈاکٹر محیی الدین ہاشمی خاکہ کی تعریف ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

"خاکہ تحقیق ایسی دستاویز ہوتی ہے جس کے ذریعے محقق بتاتا ہے کہ وہ کیسے اور کن مراحل سے گزر کر کیا تحقیق کرے گا- یہ تحقیقی عمل کا وہ نقشہ ہوتا ہے جو نہ صرف تحقیق کروانے والے ادارہ اور محقق کے درمیان معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ تحقیق کے قابل عمل ہونے کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔"[3]

اصولی تحقیق کی کتب میں خاکہ تحقیق کے اور بھی مترادفات موجود ہیں جیسے ڈیزائن نقشہ سٹرکچر وغیرہ۔

ڈاکٹر احسان اللہ خاکہ کی تعریف لکھتے ہیں:

"ہر محقق کسی مسئلہ پر تحقیقی کام کی ابتدا سے پہلے منصوبہ بندی کرتا ہے یعنی خاکہ کی تشکیل کرنا ضروری سمجھتا ہے دراصل یہ خاکہ ہی محقق کے لیے لائحہ عمل ہوتا ہے جس کے تحت وہ اپنے کام کی تکمیل کرتا ہے۔"[4]

ڈاکٹر افتخار خان نے خاکہ کی اہمیت کے پیش نظر کی درزیل تعریفات بیان کی ہیں:

وہ بنیادی واساسی خطوط ہیں جن کے مطابق محقق دوران تحقیق اپنا کام کرتا ہے۔

تحقیق کے لیے کسی منتخب شدہ عنوان تحقیق کو مختلف ابواب فصول اور مباحث میں تقسیم کرنا اور اسی طرح مناہج تحقیق مقاصد تحقیق اور اسباب تحقیق ذکر کرنے کو خاکہ تحقیق کہتے ہیں۔

خاکہ مقالہ کی اس ابتدائی اور چھوٹی ہیئت وصورت کا نام ہے جو مقاکہ مکمل ہونے کے بعد ہو گی۔[5]

خاکہ کی وضاحت کرتے ہوئے انگریز مصنف لکھتے ہیں:

The proposal serves as a plan for action. All empirical research consists of carefull systematic and preplanned observations of some restricted set of phenomena[6]

---

[1] تحقیق کافن،ص:۱۰۶،۱۰۷

[2] ایضا

[3] اصول تحقیق،ص:۲٦٦

[4] تعلیمی تحقیق اور اس کے اصول ومبادی،ص:۱۹۳۔

[5] اصول تحقیق،ص٥٦

[6] *Locke, L. F., Spirduso, W. W., & Silverman, S. J. (2014). Proposals that work: A guide for planning dissertations and grant proposals (5th ed.). SAGE Publications, p:5*

"تحقیقی تجویز ایک لائحۂ عمل فراہم کرتی ہے۔ ہر تجرباتی تحقیق دراصل کسی مخصوص اور محدود مظہر کے بارے میں نہایت احتیاط، باقاعدگی اور پیشگی منصوبہ بندی کے ساتھ کیے جانے والے مشاہدات کا مجموعہ ہوتی۔"

خاکہ کی اہمیت وافادیت

مذکورہ بالا تعریفات سے خاکہ کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ دنیا کے اور معاملات میں بھی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور تحقیقی مقالہ کی بات کریں تو تحقیقی مقالہ اسی خاکہ کے گرد گردش کرتا ہے۔ کیونکہ تحقیقی مقالہ کا بنیادی موضوع اور خاکہ میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات مفروضات کی تحقیق اور پھر ابواب بندی کے مطابق تحقیقی مقالہ لکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر باقر خاکوانی نے اپنی کتاب خاکہ کی افادیت پر تفصیلا بحث کرتے ہوئے اس کی تین اہمیتیں ذکر کرتے ہیں:

خاکہ کی پہلی اہمیت:

خاکہ آپ کی تحقیقی عمارت کا بنیادی نقشہ اور منصوبہ ہے جس کے مطابق آپ نے اپنی تحقیق کی عمارت کو کھڑا کرنا اور ترتیب دینا ہے-اگر پہلا نقش یا منصوبہ ہی غلط تشکیل پا گیا یا آپ نے اسے صحیح اور جامع طریقہ سے ترتیب نہیں دیا تو آپ تحقیق کے ہر مرحلہ میں مشکلات اور ناکامیوں سے دوچار ہوتے رہیں گے-اور ممکن ہے کہ اس ابتدائی بے توجہی کی وجہ سے آپ ایک دن تنگ آکر یہ کہنا شروع کر دیں کہ کیا تحقیق کے بغیر زندگی نہیں گزر سکتی اور کیا باقی ساری دنیا تحقیق کر کے زندگی گزار رہی ہے-یہ ابتدائی غلطی آخر کار اس میدان میں ناکامی اور اس عظیم علمی راستہ کو چھوڑنے پر منتج ہوگی-لہذا جس طرح عنوان مقالہ کے انتخاب میں آپ کو کافی محنت کرنی پڑے گی اسی طرح خاکہ کی تشکیل میں بھی آپ کو کافی محنت کرنی پڑے گی-اس محنت کے اثرات یہ ہوں گے کہ آپ مقالہ نگاری کے بقیہ تمام مراحل کے دوران مختصر عرصہ میں ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہوئے بہت جلد اپنی منزل کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے-اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوگی کہ آپ کی بنیادیں یعنی عنوان مقالہ کا انتخاب اور خاکہ سازی میں محنت شاقہ بہت مضبوط ہو چکی ہیں اور اب ان پر عمارت کی تعمیر آسانی سے مکمل ہو جائے گی۔[1]

خاکہ کی دوسری اہمیت:

خاکہ مقالہ کی دوسری اہمیت ہمارے وطن عزیز پاکستان اور برصغیر کے معروضی صورتحال کو مدنظر رکھ کر ہے-کہ آپ کا خاکہ تیار ہو کر مختلف کمیٹیوں کے سامنے پیش ہوگا اور بعض کمیٹیوں کے سامنے پیش ہوگا اور بعض کمیٹیاں تو ایسی بھی ہوں گی جن میں اکثر ممبران علوم اسلامیہ سے نابلد اور صرف فنی تحقیقی اصولوں کے ماہر ہوں گے-انہوں نے عنوان کی اہمیت اور اسکی علوم اسلامیہ میں گہرائی اور گیرائی کو نہیں دیکھنا بلکہ ہر چیز کا صرف اور صرف فنی نقطہ نظر سے جائزہ لینا ہے: کہ آیا یہ خاکہ تحقیقی اصولوں کے مطابق تمام لوازم پورے کر رہا ہے یا اس میں فنی لحاظ سے خامیاں ہیں-اگر خاکہ مقالہ میں فنی لحاظ سے خامیاں ہوئیں اور موضوع جتنا ہی اہم کیوں نہ ہو اوہ خاکہ ان کمیٹیوں سے مسترد ہو کر دوبارہ محقق یا مقالہ نگار کے پاس واپس آجائے گا-یہ بات واضح ہے کہ ہمارے ملک کی بعض جامعات میں تو ان کمیٹیوں کے اجلاس سال میں ایک یا دو مرتبہ سے زیادہ نہیں ہوتے-تو اس مسترد ہونے کی وجہ سے طلبہ اور امیدواران نے کئی سال ضائع ہو جاتے ہیں-لہذا موضوع مقالہ اور خاکہ اتنی محنت، لگن اور کوشش سے بنایا جائے کہ وہ علمی اور فنی دونوں لحاظ سے مکمل اور جامع ہو، اور اسے کمیٹیوں کی ممبران سے پذیرائی حاصل ہو-اس محنت کی وجہ سے وقت کی بہت بچت ہو جاتی ہے اور کمیٹیوں میں علوم اسلامیہ کے اساتذہ اور طلباء کا رتبہ بڑھ جاتا ہے۔[2]

خاکہ کی تیسری اہمیت

خاکہ مقالہ کی تیسری اہمیت یہ ہے کہ آپ کا خاکہ اگر فنی لحاظ سے جامع اور علمی لحاظ سے مکمل ہے، مزید یہ کہ اس خاکہ کو مختلف کمیٹیوں نے مسترد نہیں بلکہ منظور کیا اور اس کی تعریف ہوئی اور پذیرائی حاصل ہونے کے ساتھ پہلے مرحلے میں ہی منظور ہو گیا اور اپ نے اس کے مطابق حقیقی کام بھی شروع کر دیا، تو آپ کا یہ خاکہ آنے والے طلبہ اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال بن جائے گا اور تمام محققین، طلبہ اور مصنفین آپ کے خاکہ کے انداز کو اپنائیں گے اور یہ آپ کی محنت کا پھل آپ کو آپ کے مقالہ مکمل کرنے سے پہلے ہی ملنا شروع ہو جائے گا۔[3]

ڈاکٹر افتخار احمد خان خاکہ کی افادیت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

---

[1] اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۵۷

[2] ڈاکٹر تبسم کاشمیری،ادبی اصول تحقیق،ص۵۵

[3] ڈاکٹر باقر خاکوانی،اسلامی اصول تحقیق،ص۲۵۹

خاکہ سے مقالہ کی ہیت معلوم ہو جاتی ہے۔

مناسب لائحہ عمل اور منصوبہ بندی تیار ہو جاتی ہے۔

مختلف مشکلات اور تحقیقی عمل کی خامیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

تحقیقی کام کی مختلف جزیات پر آسانی سے غور کیا جا سکتا ہے۔

خاکہ کی تیاری سے جانچ پرکھ آسان ہو جاتی ہے اور رہنمائی میں آسانی ہوتی ہے۔

خاکہ کی تیاری سے طے شدہ منہج ہی اختیار کرنا پڑتا ہے جس سے افراط و تفریط سے بچا جا سکتا ہے۔[1]

ایک انگریز مصنف محقق کے لیے خاکہ کی اہمیت بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

The university needs the initial synopsis because it is to be approved by their 'scrutiny committee. before the registration. But the research student needs it for the following purposes. It is a useful guide for the collection of material to be searched for. It helps to keep the related material together with due classification. It sharpens his questions and It suggests "gaps" to be filled in.

یونیورسٹی رجسٹریشن سے قبل تحقیقی منصوبے (*Synopsis*) کی منظوری کے لیے اسے اپنی "اسکروٹنی کمیٹی" کے سامنے پیش کرنے کا تقاضا کرتی ہے، لیکن تحقیقی طالب علم کو بھی اس کی متعدد وجوہات کی بنا پر ضرورت ہوتی ہے

یہ مطلوبہ مواد کی تلاش اور جمع آوری کے لیے ایک مفید رہنما ثابت ہوتا ہے۔

یہ متعلقہ مواد کو مناسب درجہ بندی کے ساتھ منظم رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

یہ محقق کے تحقیقی سوالات کو زیادہ واضح اور دقیق بناتا ہے۔

یہ تحقیق میں موجود ان خلا (*Gaps*) کی نشاندہی کرتا ہے جنہیں پُر کرنا ضروری ہوتا ہے۔[2]

خاکہ ایک مسلسل عمل کا نام ہے:

خاکہ بنانا مقالے کی تیاری کی طرح ایک مسلسل عمل ہے۔ مطالعہ شروع کرنے سے پہلے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی تصور ہونا چاہیے۔ اگر نہیں ہے تو بیٹھ کر اپنے اخلاق اور فعال تخیل کو سرگرم عمل کیجئے اور کوئی نہ کوئی دھندلی ہی سہی، شکل متعین کیجیے۔ اس کے بعد مواد اکٹھا کیجیے، مطالعہ کیجیے اور اسے ترتیب دیجیے۔ بہت ممکن ہے کہ سامنے موجود مواد کی روشنی میں بنائے ہوئے عارضی خاکے میں ردوبدل کرنا پڑے۔ اس کے بعد جب تسوید کریں گے تو معلوم ہوگا کہ بعض عنوانات پر بہت زیادہ لکھا گیا، بعض پر بہت کم۔ پھر اسے ابواب کی گروہ بندی اور ترتیب کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ابواب کے اندرونی حصوں کی ترتیب بدلی جا سکتی ہے۔ اس طرح تسوید کے ساتھ یا بعد میں۔ پھر خاکے کو آخری شکل دینی ہوگی۔ گویا خاکے کی تیاری اور اس کی آخری قطعی شکل نے منزلیں ہیں۔ نقش اول کام شروع کرنے پر مواد کی فراہمی سے بھی پہلے، نقش ثانی مواد کی فراہمی اور مطالعے کے بعد نقش آخر تسوید کے بعد۔ اگر خاکے میں اس طرح ارتقاء اور ترتیب کا عمل جاری رہے گا تو آخری خاکہ بہت بعد باترتیب، چست اور منظم ہوگا۔[3]

خاکہ کی خصوصیات اور مرتب کرنے کا طریقہ :

عربی میں خاکہ کو خطہ خاء کی پیش کے ساتھ کہتے ہیں اس کے لئے عمومی طور پر "خطۃ البحث" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ خاکہ مرتب کرنے کے سلسلے میں سب سے پہلے طالب علم کو چاہیے کہ وہ زیر تحقیق مضمون سے متعلق کوئی سابقہ تحریر شدہ مقالہ تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ ایسا مقالہ تلاش کرے جس کے خدوخال اس کے موضوع سے قریب ہوں، مثلاً جب کسی شاعر کی سوانح حیات یا دارالخلاف مسی کسی ایک دارالخلافوں میں سے کسی ایک دارالخلافہ کی کہانی لکھنا مقصود ہو تو اس کے لیے بہتر ہے کہ ان مقالات کو زیر مطالعہ لائے جو دیگر شعراء اور دارالحکومتوں سے متعلق ہوں اسے ان مقالات سے ایسی بصیرت حاصل ہوگی جس کے

---

[1] اصول تحقیق،ص٥٦

[2] *Deshpande, H. V. Research in Literature and Language: Philosophy, Areas and Methodology. Chennai: Notion Press, 2018.*

[3] گیان چند،تحقیق کا فن،ص:١٠٨،١٠٧

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

ذریعے شخصیات اور دارالحکومت کی تاریخ پر تحقیق کا طریقہ معلوم ہو سکے گا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بعینہ اسی طریقے کو اپنائے جسے پہلے سے اپنایا جا چکا ہے، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان مقالات کے ذریعے اپنے مقالہ کے خطۃ البحث بنانے کے لئے رہنمائی حاصل کرے، دریں اثناء یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ ایک موضوع دوسرے موضوع سے اور ایک نظریہ دوسرے نظریے سے مختلف ہوتا ہے۔

جب طالب علم کو اپنے مقالہ سے ملتے جلتے عنوانات والے مختلف مقالے مل جائیں تو انہیں جمع کرلے پھر اسے اس کے موضوعات سے متعلق جنرل مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ اپنے موضوع کے متعلق پہلوؤں پر سوچ وبچار کر سکے اور اسے اپنے موضوع پر مکمل بصیرت حاصل ہو سکے۔ گویا طالب علم کے لئے مناسب ہو گا اپنا موضوع لوگوں تک پہنچانے سے پہلے اس کی حدود کو خود بھی سمجھ لے- ان نکات کی روشنی میں طالب علم ایک نئے مرحلہ تک پہنچ سکتا ہے وہ ہے اس کی بحث وتحقیقات کے خدوخال کا مرحلہ، جس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

ا : عنوان سے پیدا ہونے والے بنیادی نکات بیان کرنا، ان میں سے ہر بنیادی نکتہ کو باب کا نام دیا جاتا ہے یعنی موضوع کا ہر نمایاں پہلو الگ باب کے عنوان کے ساتھ آئے گا۔

2: تمام بنیادی نکات کو فرعی نکتہ میں تقسیم کرنا چاہئے اور ہر فری نقطہ کو فصل کہتے ہیں (یعنی ابواب کے ماتحت عنوانات کا مختلف حصوں میں فصل کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا)۔

مقالہ کا خاکہ جامع پر مغز اور جاذب نظر ہونا چاہئے، اسی طرح ہر باب وفصل کے عنوان کو جامع وجاذب نظر اور حتی الامکان مختصر ہونا چاہئے، نیز اس اختصار کے ساتھ ساتھ نہایت واضح اور اپنے تمام تر جزئیات وتفاصیل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوں- خاکہ حقیقت میں ایک تیر کی طرح ہے جسے کسی جگہ اس لئے نصب کیا گیا ہو کہ وہ چلنے والوں کو کسی خاص مقام کی نشاندہی یا منزل مقصود کی طرف رہنمائی کرے، اسی وجہ سے ضروری ہے کہ خاکہ، مقالہ کے مشمولات کا غماز ہو۔ طالب علم کے خاکہ کے ذیلی عنوان ابہام اور ضعف جیسے نقائص سے پاک ہوں، مثلا: جدید تاریخ کے خدوخال، بعض جدید ادبی نظریات کا مطالعہ وغیرہ کیونکہ ضعیف یا مبہم عنوان آغاز کی سست روی پر دلیل ہے، طالب علم کے لیے ضروری ہے اس کی ابتدا مضبوط ہو کیونکہ کامیاب آغاز کار تصنیف کی کامیابی ہے اسی طرح ابواب وفصول کے عنوان (مقالہ کے عنوان سے) ربط، نمائندگی، تسلسل، ترتیب زمانی ومکانی اور اہمیت نمایاں ہونی چاہئے، طالبعلم کو ایسے ابواب وفصول نہیں قائم کرنا چاہئے جس کا (مقالہ کے عنوان سے) رابطہ کمزور ہو۔[1]

خاکہ مقالہ کے لازمی عناصر:

تحقیقی مقالہ علمی تحقیق کا ایک منظم اور باقاعدہ ذریعہ ہوتا ہے جس کے ذریعے کسی خاص موضوع کا گہرائی اور جامعیت کے ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ایک معیاری مقالہ مرتب کرنے کے لیے اس کے خاکہ کی درست تنظیم نہایت اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ خاکہ ہی تحقیق کی بنیاد اور اس کے تمام مباحث کی ترتیب کو واضح کرتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد سعیدی نے اپنی کتاب میں موضوع کے خاکے کے عناصر عشر بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں:

موضوع کا تعارف

موضوع کی اہمیت

اسباب اختیار موضوع

موضوع پر تحقیق کے اہداف

موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ

موضوع پر تحقیق کے بنیادی سوالات

مفروضات یا فرضیت تحقیق

موضوع پر تحقیق کی حدود

موضوع پر تحقیق کا منہج

---

[1] ڈاکٹر گیان چند، تحقیق کافن، ص: ۱۳۱

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

موضوع کے ابواب وفصول

فہرست مصادر و مراجع[1]

ڈاکٹر باقر خا کوانی نے اپنی کتاب میں چار بنیادی عناصر کا ذکر کر کے پھر ان کے تحت بقیہ ناصر کا ذکر کیا ہے۔

صفحہ عنوان، مقدمہ، ابواب وفصول اور مجوزہ مصادر و مراجع کی فہرست[2]

ڈاکٹر افتخار احمد نے اپنی اصول و تحقیق میں اسی روش کو اختیار کیا ہے۔[3] ڈاکٹر اکرم رانا نے خاکہ کی تیاری کے لیے تین عناصر کا ذکر کیا ہے۔ عنوان کی عرارف واہمیت، ابواب بندی اور کتابیات[4] جب کہ ڈاکٹر حسان اللہ نے نو مراحل کا ذکر کرتے ہوئے مزید تحدید پابندی اور اصطلاحات کا بھی ذکر کیا ہے۔[5]

ظفر الاسلام موضوع کے انتخاب کے بعد خاکے کے حوالے سے درج ذیل امور بیان کرتے ہیں:

"جب کسی موضوع پر آپ کی رائے جم جاتے، تو آپ اس کا اجمالی خاکہ یا ***Synopsis*** تیار کر لیں۔ اس میں یہ ذکر ہونا چاہیے کہ بحیثیت مجموعی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں اور یہ کہ اس موضوع کی کیا اہمیت ہے، اس سے پہلے اس موضوع پر کام ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ہو چکا ہے تو آپ کا کام اس سے کسی طرح مختلف ہے۔ اس اجمالی خاکہ کے ساتھ بعض اہم کتابوں کی فہرست بھی ساتھ میں لگا دیں جن کو حیثیت مآخذ آپ استعمال کریں گے۔ اب اس خاکے کو نگران مقالہ یعنی سپر وائزر کی توثیق و موافقت کے بعد یونی ورسٹی میں رجسٹریشن کے لیے پیش کر دیں۔"[6]

ذیل میں ان تمام مراحل کی وضاحت پیش کی جائے گی۔

صفحہ عنوان:

صفحۂ عنوان کسی بھی مقالے یا تحقیقی کام کا نہایت اہم حصہ ہوتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے قاری کی نظر اسی پر پڑتی ہے۔ اس میں مقالے کا عنوان، محقق کا نام، استادِ محترم کا نام، جامعہ اور شعبے کا تعارف، سیشن اور جامعہ کا مونوگرام درج ہوتا ہے، جو قاری کو ابتدائی اور ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ایک خوبصورت، منظم اور موضوع کے مطابق تیار کیا گیا ٹائٹل پیج نہ صرف تحریر کا مؤثر تعارف بنتا ہے بلکہ اس کی علمی وقعت اور سنجیدگی کو بھی نمایاں کرتا ہے، اسی لیے صفحۂ عنوان کو جامع، واضح اور پُرکشش ہونا چاہیے۔

پروفیسر خورشید احمد بیان کرتے ہیں کہ ہر یونیورسٹی میں خاکہ بنانے کا ایک فارمیٹ ہوتا ہے مگر عمومی واساسی معلومات ایک سی ہوتی ہیں اسی طرح صفحہ عنوان بھی درج ذیل معلومات پر مشتمل ہو گا۔

عنوان تحقیق، درجہ تحقیق، جامعہ یا ادارہ کا مونوگرام، محقق کا نام، رول نمبر اور رجسٹریشن نمبر، مجوزہ نگران مقالہ کا نام، شعبہ کا نام اور تعلیمی سیشن[7]

ا) مقدمہ:

مقدمہ مقالہ کا ابتدائی اور تعارفی حصہ ہوتا ہے جس میں مقالے کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔ خاکہ کا آغاز آپ موضوع مقالہ لکھنے کے بعد مقدمے سے کریں گے۔ مقدمہ میں عمومی طور پر درج ذیل نو اشیاء کو واضح کیا جاتا ہے:

(ا) موضوع کا مختصر تعارف، اہمیت وافادیت

اس عنوان کے تحت تحقیق کے موضوع کا ابتدائی تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو سکے کہ تحقیق کس مسئلے یا موضوع پر مبنی ہے۔ ساتھ ہی اس موضوع کی علمی، دینی، سماجی یا عملی اہمیت اور افادیت بیان کی جاتی ہے کہ یہ تحقیق کیوں ضروری ہے اور اس سے علمی دنیا یا معاشرے کو کیا فائدہ حاصل ہو گا۔

---

[1] علوم اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری ،ص:۱۰۳-۱۲۰

[2] اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۶۱

[3] اصول تحقیق،ص:۵۷-۶۰

[4] اسلامی اصول تحقیق،ص:۸۷

[5] تعلیمی تحقیق اور اس کے اصول و مبادی،ص:۱۹۶،۱۹۵

[6] اصول تحقیقی،جدید ریسرچ کے اصول وضوابط،ص:۳۹

[7] علوم اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری،ص:۵۸،۵۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

خاکہ کا ایک عنصر موضوع کا تعارف ہے یعنی موضوع کا تعارف کچھ اس انداز میں لکھا جائے جس سے اس موضوع کا عمومی تعارف اور کچھ خصوصی تعارف واضح ہو جائے کیونکہ کسی بھی کتاب یا تحریر یا مقالے کا مقدمہ اس کا تعارف ہی اس کی اس میں موجود معلومات کی نشاندہی کرتا ہے قاری قاری موضوع کا تعارف پڑھ کر اس بات پر مطلع ہو جاتا ہے کہ اس موضوع کو کن کن پہلوؤں سے اجاگر کیا گیا ہے جیسا کہ ڈاکٹر خوشی رحمت سعیدی لکھتے ہیں کہ

"جس طرح موضوع کے تعارف میں اس کے عمومی اور خصوصی دونوں پہلوؤں کا تعارف کروایا گیا جاتا ہے اسی طرح اس کے اہمیت کے بھی کم از کم دو پہلو ہیں یعنی یہ واضح کرنا چاہیے کہ جس پہلو یا مسئلے کا مطالعہ وہ کرنا چاہتا ہے وہ کتنا اہم ہے؟ اس کے لیے دو الگ الگ پیراگراف میں چار پانچ دلائل لکھے جائیں جن سے موضوع کی اہمیت واضح ہو جائے۔"[1]

ڈاکٹر افتخار احمد لکھتے ہیں

"محقق جامع مگر مختصر کلمات میں اپنے موضوع کا تعارف ذکر کرتا ہے تاکہ قاری و ناظر چند سطور کے مطالعے ہی سے موضوع سے متعارف ہو جائے اور مقدمہ خاکہ میں موضوع کی اہمیت و قدروں کی قیمت کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مسئلے کا حل کس نظریہ اور امن پر اثر انداز ہو گا وہ کون کون سے نکات اور امور و مسائل ہیں جو اس کی قدر و قیمت پر دال ہیں تاکہ اس موضوع پر عمل کے محرکات اور جوازات کا علم و اندازہ ہو سکے۔"[2]

ڈاکٹر محی الدین ہاشمی کہتے ہیں:[3]

"موضوع تحقیق کے تعارف میں اپنے عنوان تحقیق کی توضیح کریں۔ یہاں روایتی قسم کی معلومات تحریر نہ کریں۔ یہ تعارف مختصر اور جامع ہونا چاہیے۔"

(۲) سبب اختیار موضوع یعنی جواز تحقیق:

آپ نے یہ موضوع تحقیق کے لیے کیوں منتخب کیا ہے۔ اس موضوع پر تحقیق کرنے کی ضرورت کیوں ہے۔ حالات حاضرہ میں بنی نوع انسان یا مسلمانوں کو اس سے کیا فائدہ ہو گا۔[4]

ڈاکٹر افتخار لکھتے ہیں:

"مقدمہ میں موضوع تحقیق کے انتخاب کے اسباب و علل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ کام کی ***Justification*** بن سکے اور اس کے ***Benefits*** سے آگاہی ہو۔"[5]

(۳) مفروضہ اور اس کی بنیاد پر فرضیہ تحقیق

مفروضہ اس ابتدائی خیال یا تصور کو کہتے ہیں جسے محقق تحقیق کے آغاز میں قائم کرتا ہے۔ فرضیۂ تحقیق اسی مفروضے کی بنیاد پر تشکیل دیا جاتا ہے تاکہ تحقیق کے دوران اس کی جانچ کی جا سکے کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں۔

عبد الحمید خان عباسی کہتے ہیں:

"فرضیہ تحقیق سے مراد ایسا متوقع تعلق ہے جو دو یا دو سے زیادہ متغیرات کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا فرضیہ بنایا جائے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے فرضیات بنائے جائیں۔ یہ طریق کار مسئلے کی نوعیت کو طے کرتا ہے اور اس منطق کو بھی جو تحقیق کے پس منظر میں موجود ہوتا ہے"[6]

پروفیسر ڈاکٹر محیی الدین:

[1] علوم اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری،ص:۱۰۳
[2] اصول تحقیق،ص:۵۸
[3] اصول تحقیق،ص:۲۷
[4] اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۶۲
[5] اصول تحقیق، ص:۵۸
[6] اصول تحقیق،ص:۱۲۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9.No.2 2026

" فرضیات کا تعین احتیاط کے ساتھ کریں۔ فرضیات سوالیہ انداز میں ہرگز نہ لکھیں "[1]

(۴) تحقیق کا بنیادی سوال:

تحقیقی منصوبے میں سب سے اہم مرحلہ ایسے بنیادی نکات متعین کرنا ہے جو منتخب عنوان کی درست رہنمائی کریں۔ یہی نکات تحقیق کے مرکزی رخ کو واضح کرتے اور مختلف مباحث کو ایک مربوط ترتیب میں جوڑتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور درست انتخاب سے مقالے کی علمی اہمیت نمایاں ہوتی ہے، جبکہ کمزوری یا غیر وضاحت تحقیق کے معیار کو متاثر کر سکتی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ محقق نہایت سنجیدگی اور باریک بینی کے ساتھ ان نکات کو ترتیب دے تا کہ پورا کام اعتماد اور مضبوط علمی بنیاد کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔

پروفیسر خورشید احمد اس کے بارے میں درج ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں:

"کسی بھی موضوع کے علمی خاکہ میں یہ انصر سب سے اہم انتہائی ضروری اور مغز کی حیثیت رکھتا ہے اس جگہ تحقیق کار کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ایسے علمی سوالات اٹھاتا ہے جن کا اس کے منتخب عنوان سے انتہائی گہرا ربط ہوتا ہے۔ موضوع کے بارے میں یہ بنیادی سوالات ہوتے ہیں جو ایک طرف عنوان سے مربوط ہوتے ہیں اور دوسری طرف ابواب و فصول سے دراصل یہ سوالات تحقیقی مقالہ کی جان اور بنیاد ہوتے ہیں۔ انہی کی معقولیت صحت مناسبت اور قطعیت ہی تحقیقی مقالہ کی وقد اور قدر و قیمت کا تعین کرتی ہے۔ یہ سوالات جب تک انتہائی واضح قطعی اور حتمی انداز میں تحقیق کار پر ایاں نہ ہوں وہ دل کی تسلی اور اطمینان قلب سے اپنا کام پایا تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا لہذا سوالات کی تیاری انتہائی حزم و احتیاط سے کرنی چاہیے۔"[2]

(۵) طریق تحقیق

ہر مصنف، تالیف نگار، مقالہ نویس اور محقق کا انداز بیان، انداز تحریر اور مختلف ہوتا ہے لہذا محقق کو چاہیے کہ خاکہ میں اس طریقے کار کو جو اپنے مقالہ میں اپنائے گا واضح انداز میں بیان کر دیں۔

کیا آپ کی تحقیق بنیادی یعنی نظریاتی اور خالص تحقیق ہو گی یا تنقیدی و تحلیلی جائزہ ہو گا؟ مزید سائنسی تحقیق ہو گی یا اطلاقی، تجرباتی یا عملی تحقیق ہو گی؟ آپ نے اس عنوان کے تحت اپنا طریق تحقیق واضح طور پر بیان کرنا ہے کہ وہ دستاویزی ہو گا- تاریخی ہو گا یا لسانی ہو گا گویا کہ اس سلسلہ کی مکمل معلومات اس عنوان کے تحت درج کرنی ہیں۔[3]

(٦) موضوع کا تاریخی یا پس منظری مطالعہ:

کہ اس موضوع پر اس سے پہلے کتنا کام ہو چکا ہے اور اب مزید کس سطح کی تحقیق کی ضرورت ہے۔ اپنے عنوان مقالہ کا تاریخی جائزہ لینا ہے۔

عبد الحمید خان عباسی کہتے ہیں کہ

"سابقہ تحقیق اور ماہرین کی تحریروں کا مختصر ذکر اس بات کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ جو تحقیق ماضی میں ہو چکی ہے، اسے محقق جانتا ہے اور اس امر سے بھی واقف ہے کہ کن پہلوؤں پر تحقیق و جستجو کا کام ہونا چاہیے"[4]

ڈاکٹر خالق داد سابقہ تحقیق کے کام کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مقدمہ میں اس موضوع کا مختصر جائزہ لیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ مسئلہ یعنی موضوع کب شروع ہوا؟ اس کا ارتقا کیسے ہوا؟ کس کس پہلو سے اس پر تحقیق ہوئی؟ اور ان محققین نے کس حد تک تحقیق کی؟ پھر وہ کون سا نقطہ ہے جہاں سے اس نئی تحقیق کا اغاز کیا جا رہا ہے؟ کیونکہ اس نقطے پر پہلے کسی نے تحقیق نہیں کی۔"[5]

جان ڈبلیو کریسویل (***John W. Creswell***) نے اپنی کتاب ***Research Design*** میں ہیرس کوپر (1984) اور کیتھرین مارشل و گریچن روسمین (2006) کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ادبِ تحقیق کا جائزہ محقق کو سابقہ مطالعات سے آگاہ کرتا ہے، تحقیق کو موجودہ علمی مباحث سے مربوط کرتا ہے، تحقیقی خلا کی نشاندہی کرتا ہے اور تحقیق کی اہمیت کو واضح کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

---

[1] اصول تحقیق،ص:۲۸

[2] علوم اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری،ص:۱۱۲

[3] ڈاکٹر باقر خاکوانی، اسلامی اصول تحقیق،ص۲٦۲

[4] عبد الحمید خان عباسی،اصول تحقیق،ص:

[5] تحقیق و تدوین کا طریقہ کار،ص:۸۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

Once the researcher identifies a topic that can and should be studied, the search can begin for related literature on the topic. The literature review accomplishes several purposes. It shares with the reader the results of other studies that are closely related to the one being undertaken. It relates a study to the larger, ongoing dialogue in the literature, filling in gaps and extending prior studies.[1]

جب محقق کسی ایسے موضوع کی نشاندہی کر لیتا ہے جس پر تحقیق کی جا سکتی ہو اور کی جانی چاہیے، تو اس موضوع سے متعلقہ لٹریچر (ادبِ تحقیق) کی تلاش کا عمل شروع ہوتا ہے۔ لٹریچر ریویو (ادبِ تحقیق کا جائزہ) کئی اہم مقاصد پورے کرتا ہے۔ یہ قاری کو اُن سابقہ مطالعات کے نتائج سے آگاہ کرتا ہے جو زیرِ تحقیق مطالعے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ نیز یہ تحقیق کو علمی ادب میں جاری وسیع تر مکالمے اور مباحث سے مربوط کرتا ہے، سابقہ تحقیقات میں موجود خلا کو پُر کرنے اور ان کی توسیع میں مدد دیتا ہے۔

پھر جان ڈبلیو *Millar1991* کے حوالے سے لکھتے ہیں:

It provides a framework for establishing the importance of the study as well as a benchmark for com other findings[2].

مزید بر آں، یہ تحقیق کی اہمیت کو ثابت کرنے کے لیے ایک فکری و نظریاتی فریم ورک فراہم کرتا ہے اور دیگر تحقیقات کے نتائج کے ساتھ تقابل و موازنہ کرنے کے لیے ایک معیار (*Benchmark*) بھی مہیا کرتا ہے۔

(۷) مشکلات تحقیق کا بیان:

آپ کو اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس میں اپنا راستہ کیسے پیدا کریں گے اور اپنا مقالہ کو کس پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

ڈاکٹر خالق داد ملک

"خاکہ تحقیق کے مقدمے میں محقق یہ بھی واضح کر سکتا ہے کہ اسے اس موضوع پر تحقیق کرنے کے لئے کسی قسم کی ذہنی، فکری، جسمانی، اور مادی محنت درکار ہو گی اور کون کون سے وسائل تحقیق استعمال کئے جائیں گے۔ اس محنت و کاوش کا تذکرہ اس لیے ضروری ہے تا کہ اس موضوع اور تحقیق کی اہمیت سے آگاہی حاصل ہو سکے"[3]

(۸) مقاصد تحقیق:

علمی اعتبار سے جو بھی مقالے لکھے جاتے ہیں یا تحقیق کی جاتی ہے وہ با مقصد ہوتی ہے۔ بے مقصد تقیق سوائے وقت کے ضیاع کے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لہذا اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے محقق خاکہ تحریر کرنے کے دوران اپنے مقاصد تحقیق پیش کرتا ہے، جن پر اس کی تحقیق کا دارومدار ہو گا۔

ڈاکٹر باقر خاکوانی مقاصد تحقیق کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

" آپ اس تحقیق سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں یعنی علمی، سیاسی، معاشی یا کسی اور میدان میں اس سے کیا فائدہ ہو گا۔"[4]

پروفیسر ڈاکٹر محی الدین کہتے ہیں کہ:

"اہداف تحقیق میں بتائیں کہ اس تحقیق کے ذریعے آپ کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی اہمیت کیا ہے۔ تحقیق کسی نئے مسئلے کا حل بتاتی ہے یا موجود حل سے بہتر حل تجویز کرتی ہے۔ یہاں محقق بتاتا ہے کہ وہ ان مقاصد کو کیسے حاصل کرے گا۔"[5]

---

[1] *Creswell, John W. Research Design: Qualitative, Quantitative, and Mixed Methods Approaches. 3rd ed. Thousand Oaks, CA: Sage Publications,2009,p:41*

[2] *Ibid,*

[3] تحقیق و تدوین کا طریقہ کار،ص:۸۲،ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف،اصول بحث و تحقیق علوم شرعیہ ، ص: ۹۳

[4] اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۶۳

[5] اصول تحقیق،ص:۲۹

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

(۹)حدود و تحدید

اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اس موضوع یا عنوان کے بارے میں واضح کرنا ہے کہ یہ بہت وسیع نہیں بلکہ میں نے ایک وسیعی میدان کے ایک مخفی گوشہ کو موضوع بنایا ہے۔ مثلاً تاریخی برصغیر کے وسیع میدان میں صرف عربوں کی برصغیر کی حکومت کے چار سو سالوں میں سے دور بنو امیہ کی حکومتوں کا جائزہ لینا ہے۔[1]

مقدمہ کے ان نو لوازم کا مقدمہ میں سمونا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے چند کو چھوڑ دیا جائے یا ان کی ترتیب بدل دی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ تمام امور اور مقدمہ میں درج کئے جائیں البتہ اس سلسلہ میں متعلقہ یونیورسٹی یا ادارہ کے قواعد کا مطالعہ ضرور کر لیا جائے۔

۲)ابواب و فصول: تبویب:

تبویب سے مراد ابواب بندی ہے اس کے بھی تین ہی عناصر ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر خالق داد ملک کہتے ہیں کہ:

"یہ خاکہ تحقیق کا تیسرا حصہ ہے جسے مقدمہ تحریر کرنے کے بعد نئے صفحے پر درج کیا جاتا ہے۔ جدید اسلوب تحقیق کے مطابق مقالے کو ابواب، پھر فصول، پھر مباحث، پھر مطالب، پھر فروع اور پھر انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ضروری ہے کہ موضوع کی تقسیم باب کے ساتھ شروع ہو نہ کہ فصل کے ساتھ، کیونکہ باب فصل سے زیادہ عام ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ مقالے کو صرف ابواب میں تقسیم کر دیا جائے"[2]

(۱)ابواب و فصول سازی

(۲)خلاصہ بحث نتائج و سفارشات

(۳)فہارس سازی

آپ نے مقدمہ کی تکمیل کے بعد اپنے موضوع کو مختلف ابواب میں تقسیم کرنا ہے۔ ان ابواب کی تعداد ایم اے، ایم فل اور ڈاکٹریٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اول الذکر دونوں میں عام طور پر تین، چار اور پانچ سے زیادہ ابواب نہیں بنائے جاتے لیکن یہ تعداد ڈاکٹریٹ میں ساتھ یا آٹھ تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ ابواب کی تعداد کا کوئی مقرر معیار نہیں ہے بلکہ یہ ہر موضوع اور ہر ڈگری کی سطح کے اعتبار سے بڑھائے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعلقہ یونیورسٹی یا ادارے کے قواعد کا مطالعہ ضروری ہے۔

ان ابواب میں پہلا باب اکثر تعارفی ہوتا ہے جس میں موضوع کے متعلقات کی لغوی و اصطلاحی تعریف مزید اس موضوع کا جغرافیہ، خدوخال اور بقیہ ضروری حقیقت کو واضح کیا جاتا ہے۔ آخری سے پہلے ابواب موضوع سے متعلق جدید و قدیم حقائق کو واضح کرتے ہیں یعنی ان کر اندر موضوع کے بارے میں مکمل بحث کو سمیٹا جاتا ہے۔

آخری باب تنقیدی، تقابلی یا اثرات کے جائزہ سے متعلق ہوتا ہے۔ ابواب کی ترتیب عمومی طور پر یہی ہوتی ہے۔ لیکن یہ حرف آخر نہیں ہے بلکہ سپر وائزر کی مشاورت اور عنوان کے تقاضہ کے مطابق ان میں تبدیلی ممکن ہے۔[3]

پروفیسر ڈاکٹر محیی الدین ہاشمی کہتے ہیں کہ

"خاکہ تحقیق ابواب و فصول اور مباحث پر مشتمل ہونا چاہیے۔ تمام ابواب کی فصول میں توازن رکھیں، ابواب میں منطقی ترتیب کا خیال رکھیں اور ان تمام ممکنہ ذیلی عنوانات کو اجاگر کریں جن پر آپ نے تحقیق کرنی ہے"[4]

الف۔ خلاصہ مقالہ:

خلاصہ تو اصل میں مقالہ مکمل ہونے کے بعد ترتیب دیا جاتا ہے۔ اور مختلف جامعات کے قانونی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن خاکہ میں ابواب کی تفصیل بیان کرنے کے بعد صرف یہ عنوان لکھ کر اس کے ذیل میں یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ مقالہ کی تکمیل کے بعد اس کا خلاصہ بھی لکھا جائے گا۔

[1] ڈاکٹر باقر خاکوانی، اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۵۸،۲۵۷

[2] تحقیق و تدوین کا طریقہ کار،ص:۸۲

[3] ڈاکٹر باقر خاکوانی، اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۵۹

[4] اصول تحقیق،ص:۳۰

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ب۔ نتائج (حاصلات) وسفارشات:

یہ نتائج مقالہ / بحث وسفارشات بھی مقالہ کی تکمیل کے بعد ہے سابقہ خلاصہ مقالہ کی طرح ترتیب دیئے جاسکتے ہیں لیکن ان کو بھی خاکہ مقالہ میں اس طرح تحریر کر کے لکھ دیا جاتا ہے۔ مقالہ کی تکمیل کے بعد اس کے نتائج یا حاصل مقالہ حاصل بحث اور سفارشات بھی مرتب کر کے ساتھ لگائے جائیں گے۔

یہ دونوں عنوانات تحقیق کے فنی اصولوں کے تحت خاکہ کی بنیادی ضرورت ہیں اگر یہ نالکھے جائیں تو خاکہ پر اعتراض لگ سکتا ہے جو بعد میں تکلیف اور تاخیر کا باعث بنتا ہے، اس لئے ان دونوں عنوانات کے تحت دوچار سطوط لکھ دینا خاکہ کی خوبصورتی اور تزئین و آرائش کا باعث بن جاتا ہے۔

ج۔ فہارس سازی:

یہ فہرستیں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ ان کو خاکہ میں پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ مقالہ لکھنے کے بعد اس میں جو آیات قرآنیہ، حدیث مبارکہ، شخصیات، بلادواماکن اور مزید اہم اشیاء کا ذکر ہوتا ہے، ان تمام کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں مرتب کی جاتی ہیں۔

یہ تمام فہارس مقالہ لکھنے کے بعد مرتب ہوتی ہیں۔

لیکن خاکہ میں یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ درج ذیل اشیاء کی فہارس مرتب کی جائیں گی۔

۱۔ فہرست آیات قرآنیہ

۲۔ فہرست احادیث مبارکہ

۳۔ فہرست شخصیات

۴۔ فہرست بلادواماکن

۵۔ فہرست نقشہ جات وغیرہ

پروفیسر ڈاکٹر محیی الدین ہاشمی کہتے ہیں کہ

"خاکہ تحقیق میں مقالہ کی ممکنہ فہارس کا بھی اندراج کریں۔ عموما فہارس میں فہرست آیات، فہرست احادیث، فہرست آلام، فہرست مصطلحات اور فہرست مصادر و مراجع وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔"[1]

۳) کتابیات:

مقدمہ، تبویب، خلاصہ مقالہ وسفارشات کے بعد کتابیات، فہرست کتب یا فہرست ماٰخذ و مصادر یعنی موضوع سے متعلقہ کتب کی ایک معقول فہرست جو کم از کم سوڈیڑھ سو کتب پر مشتمل ہو تیار کر کے خاکہ کے ساتھ لگانی پڑتی ہے، یہ تعداد حتمی نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں یونیورسٹی یا ادارہ کے قواعد اور سپروائزر کی رائے اہمیت کی حامل ہے۔

علوم اسلامیہ کے حوالے سے پہلے متعدد تفاسیر جن کا تعلق موضوع سے ہو، کتب حدیث، شروح حدیث، مختلف اہم فقہی فتاوی وکتب اور پھر اس موضوع سے متعلق بنیادی ماٰخذ جنہیں امہات الکتب کہا جاتا ہے اور ثانوی و اضافی ماٰخذ اور تحقیقی جرائد سے یہ فہرست تیار کی جاتی ہے اس فہرست میں مصنف کا نام، مکتبہ کا نام، سن اشاعت وغیرہ سپروائزر کی ہدایات کے مطابق درج کرنا ضروری ہے۔ یہ کتابیات بھی فنی لحاظ سے از حد ضروری ہے۔ کتب کی تعداد کا تعین بھی موضوع کا مناسبت سے کیا جاتا ہے۔ کوئی مقرر عدد اس سلسلہ میں قطعا معیار نہیں بن سکتا۔

یہ تین عناصر خاکہ کے کم از کم بنیادی لوازم ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز خاکہ میں شامل نا کی گئی تو ہر طرح سطح پر خاکہ کے مسترد ہونے کا خطرہ رہتا ہے لہذا طلبہ کو اس سلسلے میں کافی احتیاط کرنی پڑے گی۔[2]

---

[1] اصول تحقیق، ص: ۳۰

[2] ڈاکٹر باقر خاکوانی، اسلامی اصول تحقیق،ص:۲۶۱،۲۶۰

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خاکہ تحقیق کی تسوید:

ا: خاکہ تحقیق *inpage* میں کمپوز کرتے وقت متن 14 فونٹ سائز پر جبکہ عنوانات 18 فونٹ سائز پر کمپوز کریں۔ عنوان مقالہ جلی (*Bold*) حروف میں تحریر کریں اور فونٹ سائز 22 رکھیں۔ خاکہ برائے تحقیق مقالہ ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ اور کلیہ / شعبہ، یونیورسٹی اور سیشن (۔۔۔۔) کا فونٹ سائز 18 رکھیں۔ کاغذ کا سائز (*A-4*) رکھیں۔

۲: ***MsWord*** میں کمپوزنگ کرتے وقت متن اور سرخیوں میں فونٹ سائز *inpage* کے فونٹ سائز سے ایک پوائنٹ زیادہ رکھیں۔ مثلاً متن ***inpage*** میں ہو تو 14 فونٹ سائز جبکہ *Ms Word* میں 15 فونٹ سائز میں رکھیں۔

۳: اردو خاکہ تحقیق میں دائیں طرف ڈیڑھ انچ اور انگریزی خاکہ میں بائیں طرف ڈیڑھ انچ حاشیہ چھوڑیں۔ صفحہ کے باقی تینوں اطراف میں ایک انچ کا حاشیہ چھوڑیں۔ حاشیہ ظاہر کرنے کے لئے لائن نا لگائیں۔ خاکہ تحقیق کے ہر صفحہ کے اوپر یا نیچے درمیان میں صفحہ نمبر درج کریں۔

۴: خاکہ تحقیق بالعموم 8-10 صفحات سے زیادہ نہ ہو نیز اسے صرف ایک دفعہ ***Staple*** کریں۔[1]

ماہر اساتذہ کی کمیٹی اور خاکہ:

جب خاکہ مکمل ہو جاتا ہے تو پیش کرنے پر اساتذہ کی ایک کمیٹی اس کا جائزہ لیتی ہے۔ وہ اس کو منظور یا مسترد کر سکتی ہے یا یہ بھی تجویز کر سکتی ہے کہ اس میں بعض تبدیلیاں کی جائیں اور منظوری کے لیے دوبارہ پیش کیا جائے۔ تحقیق کا یہ مرحلہ اگرچہ بوجھل محسوس ہوتا ہے، لیکن یہ اس مرحلے سے بہت کم تکلیف دہ ہوتا ہے جب محقق نے معلومات جمع کرنے میں اپنا بہت سا وقت، رقم اور کوشش صرف کر لی ہو اور پھر اس کو معلوم ہو کہ تحقیق میں ایسی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں جن کا تقاضا ہے کہ یا تو تحقیق مطالعے کو ترک کر دیا جائے یا بہت سا کام از سر نو کیا جائے۔ خاکے کی خوبی کافی حد تک تحقیق کی خوبی کو ظاہر کرتی ہے۔ تحقیقی خاکے کو ایسا کام نہیں سمجھنا چاہیے جس کو غیر ضروری مصروفیت کا نام دیا جائے، بلکہ اس کی حیثیت بہت ضروری ہوتی ہے جو علم کی سرحدوں میں داخل ہونے کے لئے ذہنی سفر میں راہنمائی کا کام دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ خاکہ اس طرح بنانا چاہیے کو وہ موضوع کی حد تک جامع ومانع ہو۔ عام قاری کا اس موضوع اور اس کی تخلیقات کے بارے میں جو دھندلا، غیر واضح، ریزہ ریزہ تصور ہوتا ہے وہ مجتمع اور کسا بندھا ہو جائے۔ اچھا خاکہ وہ ہے جسے دیکھ کر موضوع واضح نظر آئے، تحقیق کار کے سامنے راہیں وضاحت سے کھل جائیں کہ اس نے کن خطوط پر کام کرنا ہے۔[2]

مندرجہ بالا بحث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ خاکہ نویسی تحقیق کا ایک بنیادی، اہم اور ناگزیر مرحلہ ہے۔ اگر اس کے مفہوم پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خاکے کا تصور کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اس کی جھلک انسان کی تخلیق اور کائنات کے نظام میں بھی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ س تناظر میں اگر انسان کی تخلیق پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق بھی پہلے ایک ڈھانچے کی صورت میں فرمائی اور پھر اس میں روح پھونکی، جس کے بعد انہیں دنیا میں بھیجا گیا۔ یہ پورا عمل تدریج، ترتیب اور منصوبہ بندی کی ایک واضح مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کو حکمت اور تدریج کے ساتھ مختلف مراحل میں مکمل فرمایا، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر مکمل شے کے وجود میں آنے سے پہلے ایک ترتیب اور منصوبہ موجود ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک وتعالی اس بات پر بھی قادر تھے کہ کن فیکون کے ذریعے کائنات اور انسان کو تخلیق فرمادیتے۔ اسی طرح علمی و تحقیقی میدان میں بھی کسی موضوع کو مکمل صورت میں پیش کرنے سے پہلے اس کے بنیادی نکات اور ترتیب کو واضح کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہی خاکہ کہلاتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر ایک محقق موضوع کے انتخاب کے فوراً بعد بغیر کسی منصوبہ بندی کے مقالہ نویسی شروع کر دے تو اسے دورانِ تحقیق مختلف الجھنوں، پیچیدگیوں، فکری انتشار اور غیر ضروری دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کے باعث تحقیق غیر مربوط اور بے ترتیب ہو سکتی ہے۔ عقل و دانش اور اسلامی تعلیمات بھی ہر کام میں تدبر، حکمت اور انجام پر غور کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ جیسے کہ رسول اللہ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"الْأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ"[3]

---

[1] حی الدین ہاشمی،اصول تحقیق،ص:۳۱

[2] گیان چند،تحقیق کا فن،ص:۱۳۱

[3] سنن ترمذی،کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ح:۲۰۱۲

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

سوچ سمجھ کر کام کرنا اور جلد بازی نہ کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

اسی اصول کے مطابق تحقیق میں بھی ایک واضح اور منظم خاکہ محقق کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے، اس کے خیالات کو ترتیب دیتا ہے اور تحقیق کو درست سمت میں آگے بڑھاتا ہے۔ مختلف اہلِ علم اور اصولِ تحقیق کی کتب کے مطالعے سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے کہ خاکہ نویسی مقالہ نویس کے لیے تحقیق کی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک مضبوط اور واضح خاکہ نہ صرف تحقیق کو جامع، مربوط اور منظم بناتا ہے بلکہ مطلوبہ نتائج تک بہتر اور آسان انداز میں پہنچنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ اس لیے یہ کہنا بجا ہے کہ خاکہ نویسی صرف تحقیق کا ابتدائی مرحلہ نہیں بلکہ ایک کامیاب اور معیاری علمی تحقیق کی مضبوط بنیاد ہے۔

مصادر و مراجع

- **Locke, L. F., Spirduso, W. W., & Silverman, S. J. Proposals that work: A guide for planning dissertations and grant proposals (5th ed.). SAGE Publications, 2014**
- **Deshpande, H. V. Research in Literature and Language: Philosophy, Areas and Methodology. Chennai: Notion Press, 2018.**
- **Creswell, John W. Research Design: Qualitative, Quantitative, and Mixed Methods Approaches. 3rd ed.Thousand Oaks, CA: Sage Publications,2009**

- ڈاکٹر افتخار احمد خان، اصول تحقیق، شمع بکس، فیصل آباد، 2015ء
- ڈاکٹر محمد اکرم رانا، اسلامی اصول تحقیق، بیکن بکس، لاہور، 2013ء
- ڈاکٹر احسان اللہ خان، تعلیمی تحقیق اور اس کے اصول و مبادی، بک پرنٹرز، لاہور، *1996* ء
- ڈاکٹر باقر خاکوانی، اسلامی اصول تحقیق، آر۔ آر پرنٹرز لاہور، طباعت: دوم، 2015ء
- خالق داد ملک، تحقیق و تدوین کا طریقہ کار، اورینٹل بکس لاہور، 2012ء
- پروفیسر خورشید احمد سعیدی، علوم اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری، صبح نور پبلی کیشنز، لاہور، *2020*ء
- ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف، اصول بحث و تحقیق علوم شرعیہ، دار القرآن والسنہ، مردان، *2017*ء
- ڈاکٹر ظفر الاسلام خان، اصول تحقیق جدید ریسرچ کے اصول و ضوابط، پورب اکادمی، اسلام آباد، *2015*ء
- عبد الحمید خان عباسی، اصول تحقیق، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طباعت: دوم، 2012ء
- گیان چند، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، طباعت: سوم، *2012*ء
- محبوب الرحمن، محی الدین ہاشمی، اصول تحقیق، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، 2019ء